کتابچہ نمبر ۳

3831

زیاراتِ مقاماتِ مقدسہ

مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ

ذوالحجۃ ۱۴۰۳ھ

ستمبر ۱۹۸۳ء

3831

ت پاکستان

اسلام آباد

Marfat.com

3831

کتابچہ نمبر ۳

زیاراتِ

مقاماتِ مقدسہ

مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ

ذوالحجۃ ۱۴۰۳ھ

ستمبر ۱۹۸۳ء

وزارت امور مذہبی، حکومتِ پاکستان

اسلام آباد

Marfat.com

3831

69581

ضروری

یہ اور اس سے متعلقہ دونوں کتابچے ہر وقت اپنے پاس رکھئے اور انہیں بار بار پڑھتے رہیئے۔ اگر خود نہ پڑھ سکتے ہوں تو اپنے ساتھی سے مدد لیں جو پڑھ کر آپ کو ذہن نشین کرا دے

87081

Marfat.com

3831

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیش لفظ

سفرِ حج کا ایک اہم حصّہ مسجدِ نبویؐ اور روضۂ رسولؐ کی حاضری ہے۔ اس کے ساتھ حرمین شریفین میں دیگر مقاماتِ مقدسہ کی زیارات بھی ہیں۔ ان تمام مقاماتِ مقدسہ سے دورِ نبوتؐ کی یادیں وابستہ ہیں۔

ان زیارات کا مقصد سیاحت یا سیر و تفریح نہیں بلکہ یہ ہے کہ اپنی زندگیوں میں رہنمائی حاصل کی جائے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس پر حاضری دیتے ہوئے ہمارے پیشِ نظر یہ ہونا چاہیئے کہ ہم حضورؐ کے اسوۂ حسنہ کو اپنے لئے مشعلِ راہ بنائیں۔ آپؐ نے جس جس بات پر عمل کیا، جو جو کچھ فرمایا اور جس جس چیز کو آپؐ نے پسند یا ناپسند فرمایا اسی کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے کا عزم کریں۔ یعنی اتباعِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی تڑپ ہمارے اندر پیدا ہو جائے۔ اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مزارات اور نشانات پر حاضری دیتے ہوئے

Marfat.com

ان سے اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم، ایثار و قربانی، اخوت و مساوات، صبر و تحمل اور تقویٰ کے جذبات اجاگر کرنے میں مدد حاصل ہونی چاہیئے۔ اور تبدیلیٔ ذھن ہو جائے، تاکہ ہم پورے معاشرے میں یہ روح جاری و ساری کریں اور ملک و ملّت کے استحکام کا موجب ہوں۔ اسی سے زیارات کا مقصد پورا ہو سکتا ہے۔

وزارت امورِ مذہبی نے عازمین حج کی رہنمائی کیلئے زیارات کے سلسلے میں یہ الگ کتابچہ شائع کیا ہے تاکہ عازمین تمام زیارات سے پوری طرح مُستفیض ہو سکیں۔ ان سے توقّع کی جاتی ہے کہ مذکورہ بالا مقاصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے نہایت ادب واحترام سے ان مقامات پر حاضری دیں اور دنیوی واخروی فیوض سے مالا مال ہوں۔

اس سلسلے میں اگر مزید رہنمائی درکار ہو یا آپ کوئی مشورہ دینا چاہیں تو وزارت اُمورِ مذہبی سے رابطہ قائم کریں۔

۱۷ رجمادی الثانی ۱۴۰۳ھ
۲ر اپریل ۱۹۸۳ء

وزیر امورِ مذہبی
حکومت پاکستان
اسلام آباد

Marfat.com

فہرست عنوانات

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
	پیش لفظ	ج
	مکہ مکرمہ	۱
○	زیارات اندرون مسجد حرام	۲
۱	خانہ کعبہ	۲
۲	باب السلام	۳
۳	رکنِ یمانی	۳
۴	رکنِ عراقی	۳
۵	رکنِ شامی	۳
۶	میزابِ رحمت	۴
۷	حطیم	۴
۸	حجرِ اسود	۴
۹	مسجد حرام	۶
۱۰	ملتزم	۶
۱۱	مقامِ ابراہیمؑ	۷
۱۲	آبِ زم زم	۹
۱۳	کوہ صفا اور کوہ مروہ	۱۰
○	زیارات بیرون مسجد حرام	
۱۴	مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱
۱۵	بیتِ خدیجۃ الکبریٰ رضؓ	۱۱
۱۶	بیتِ ابوبکرؓ	۱۲
۱۷	جنت المعلیٰ	۱۲
۱۸	جبلِ نور	۱۳
۱۹	جبلِ ثور	۱۳
۲۰	جبلِ ابوقبیس	۱۴

Marfat.com

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۲۱	مسجد بلالؓ	۱۴
۲۲	مسجد طُوٰی	۱۴
۲۳	مسجد جن	۱۵
۲۴	مسجد عائشہؓ	۱۵
۲۵	مسجد مجتبیٰ	۱۵
۲۶	مسجد الحفائر	۱۵
۲۷	بنو تمیم کا قبرستان	۱۶
۲۸	مدعیٰ	۱۶
۲۹	مسجد الرایۃ	۱۶
۳۰	مسجد خیف	۱۶
۳۱	جبلِ شبیر	۱۶
۳۲	مسجد نمرہ	۱۷
۳۳	جبلِ رحمت	۱۷
۳۴	مشعر حرام	۱۷
۳۵	جبلِ قزح	۱۷
۳۶	وادیٔ محسّر	۱۷
۳۷	جمرات	۱۷
۳۸	دار ارقم	۱۸
۳۹	مسجد عقبیٰ	۱۸
۴۰	مسجد منیٰ	۱۸
۴۱	مسجد جعرانہ	۱۹
۴۲	مقام حدیبیہ	۱۹
	مدینہ منوّرہ	۲۰
○	زیارات اندرون حرم نبویؐ	
۴۳	مسجد نبویؐ	۲۲
۴۴	سات ستون	۲۴
۴۵	ریاض الجنّۃ	۲۶
۴۶	چبوترہ اصحاب صُفّہؓ	۲۶
۴۷	خوخۂ حضرت ابوبکر صدیقؓ	۲۷
۴۸	باب جبرائیلؑ	۲۷

Marfat.com

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر	نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۴۹	روضۂ انور	۲۷	۶۳	جبلِ اُحد	۴۱
۵۰	نقشہ مسجدِ نبویؐ	۳۰	۶۴	خندق اور مساجدِ خمسہ	۴۱
۵۱	سلام بحضور خیر الانامؐ	۳۱	۶۵	جنت البقیع	۴۲
۵۲	حضرت صدیق اکبرؓ کو سلام	۳۴	۶۶	مسجد بنی ظفر	۴۲
۵۳	حضرت عمرؓ کو سلام	۳۵	۶۷	مسجد الاجابہ	۴۳
۵۴	مقامِ وحی کا سلام	۳۶	۶۸	ذوالحلیفہ	۴۳
○	زیارات بیرون حرمِ نبویؐ		۶۹	مسجد عریش	۴۳
۵۵	مسجدِ قُبا	۳۸	۷۰	مقام بدر	۴۳
۵۶	مسجد شمس	۳۹	۷۱	بیت حضرت ابو ایوبؓ	۴۴
۵۷	مسجد غمامہ	۳۹	۷۲	بیت حضرت عباسؓ	۴۴
۵۸	مسجد ابوبکرؓ	۴۰	۷۳	بیت حضرت عمرؓ	۴۴
۵۹	مسجد عمرؓ	۴۰	۷۴	بیت حضرت فاطمہؓ	۴۴
۶۰	مسجد علیؓ	۴۰	۷۵	بئر حا	۴۴
۶۱	مسجد فاطمہؓ	۴۰	۷۶	بئر بضاعۃ	۴۵
۶۲	مسجد قبلتین	۴۰	۷۷	بئر عرس	۴۵

Marfat.com

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر	نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۷۸	بڑعروہ	۴۵	۸۰	تبرکات	۴۶
۷۹	بڑ روما	۴۵	۸۱	ضروری احتیاط	۴۷

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

زیاراتِ مکّہ مکرّمہ

مکّہ مکرّمہ :

مکّہ مکرّمہ جدّہ سے تقریباً ۷۰ کلومیٹر ہے۔ مکّہ مکرّمہ کے کئی نام ہیں۔ قرآن مجید میں اس کا نام "بکّہ" اور "اُمّ القریٰ" ذکر کیا گیا ہے۔ مکّہ مکرّمہ خشک پہاڑیوں میں گھرا ہوا ہے۔ اس کی آب و ہوا گرم ہے۔ شروع میں زم زم کے کنوئیں سے پانی حاصل کیا جاتا تھا۔ خلیفہ ہارون الرّشید کی بیوی زبیدہ نے ایک نہر کھدوا کر مکّہ مکرّمہ کے لئے آب رسانی کی سہولت فراہم کی۔ اب بھی مکّہ مکرّمہ اسی "نہر زبیدہ" سے سیراب ہوتا ہے۔

چونکہ مکّہ مکرّمہ کی زمین پتھریلی اور سنگلاخ ہے اور وہاں کنواں کھودنا یا ٹیوب ویل لگانا مشکل ہے اس لئے اب سعودی حکومت یہ کوشش کر رہی ہے کہ بحیرۂ عرب کے پانی کو صاف کرکے اِستعمال کے قابل بنایا جائے اور مکّہ مکرّمہ کو مہیّا کیا جائے۔

Marfat.com

مکہ مکرّمہ کے کئی محلے ہیں، جن میں زیادہ مشہور یہ ہیں :۔ غزّہ شامیہ ، حارۃ الباب ، جیاد ، مسفلہ ، الہنداویہ ، الزہراء ۔ مکہ مکرّمہ کی اہم شاہراہیں یہ ہیں :۔ شارع غزہ ، شارع منیٰ ، شارع خالدؓ بن ولید ، شارع عبداللہ بن زبیرؓ شارع الہنداویہ ، شارع ستّین ، شارع الزہراء ، شارع الحفائر وغیرہ ۔

مکہ مکرّمہ میں چند مشہور عمارات یہ ہیں :۔ جفالی بلڈنگ ، الاشراف بلڈنگ ، کعکی بلڈنگ ، یہ تینوں حرم شریف کے ارد گرد قریب ہی تعمیر کی گئی ہیں ۔ مکہ مکرّمہ میں ہر مقام کے لئے سرکاری اومنی بسیں چلتی ہیں جن کا کرایہ واجبی اور معقول ہے ۔ مکہ مکرّمہ کے لوگ ملنسار و خلیق ہیں ۔

○ اندرونِ مسجدِ حرام ○

خانۂ کعبہ :

مسجد حرام کے بیچوں بیچ ایک چوکور عمارت ہے جسے کعبہ شریف یا بیت اللہ کہتے ہیں ، موجودہ عمارت سلیٹی رنگ کے بڑے بڑے پتھروں سے بنی ہوئی ہے ۔ اس کی کرسی مسجد کے فرش سے تقریباً چھ فٹ اونچی ہے ، چوڑائی تقریباً ۳۵ فٹ ، لمبائی ۴۵ فٹ اور اونچائی تقریباً ۵۰ فٹ ہے ۔ مشرقی دیوار کے کونے میں حجرِ اسود لگا ہوا ہے اور اس کے ساتھ ہی دروازہ

Marfat.com

ہے جو سونے سے منڈھا ہوا ہے۔ اس عمارت کے اردگرد نماز کی صفیں دائرے کی شکل میں بنائی جاتی ہیں۔ امام صاحب کا مصلّٰے دروازے کی جانب مقامِ ابراہیم کے قریب ہوتا ہے۔ خانہ کعبہ کو دیکھنے سے ۲۰ رحمتیں اس کے گرد نماز پڑھنے سے ۴۰ رحمتیں اور طواف کرنے سے ۶۰ رحمتیں روزانہ حاصل ہوتی ہیں۔ خانہ کعبہ پر ہر سال حج کے موقع پر سیاہ ریشمی نیا غلاف چڑھایا جاتا ہے۔ یہ غلاف جس میں خالص سونے اور چاندی سے کڑھائی کی جاتی ہے سعودی حکومت کی طرف سے بطور عطیہ پیش کیا جاتا ہے

باب فتح یا باب السلام:

پہلے پہل جب مسجد حرام میں داخل ہوں تو اس دروازے سے جانا افضل ہے یہ دروازہ محلہ شامیہ کی طرف کھلتا ہے۔

رکن یمانی:

یہ خانہ کعبہ کا جنوب مغربی کونہ ہے۔ جسے دورانِ طواف دایاں ہاتھ لگانا سنت ہے

رکن عراقی:

بیت اللہ کا شمال مشرقی گوشہ جو عراق کی طرف ہے رکن عراقی کہلاتا ہے۔

رکن شامی:

یہ بیت اللہ کا شمال مغربی گوشہ ہے جو شام کی طرف ہے

Marfat.com

میزابِ رحمت:

خانہ کعبہ کا پرنالہ میزابِ رحمت کہلاتا ہے اس کے نیچے نماز پڑھنا جنت میں نماز پڑھنے کی طرح ہے۔

حطیم:

پرنالہ والی دیوار کے سامنے جو گول دیوار ہے اسکی اندر والی جگہ حطیم کہلاتی ہے۔ یہ حصّہ خانہ کعبہ میں شامل ہے۔ نبیٔ کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے زمانہ مبارک میں تعمیر کعبہ کے وقت کسی وجہ سے یہ جگہ خالی چھوڑ دی گئی تھی۔ اسی لئے اس میں نماز ادا کرنا خانۂ کعبہ کے اندر نماز ادا کرنے کی طرح ہے۔

حجرِ اسود:

خانہ کعبہ کے جنوب مشرقی کونے میں فرش سے چار فٹ کی بلندی پر سیاہ پتھر کے چھوٹے چھوٹے تین ٹکڑے چاندی کے فریم میں جڑے ہوئے ہیں۔ یہ جنّت کا متبرّک پتھر ہے، جب حضرت ابراہیم علیہ السّلام کعبہ کی دیواریں تعمیر کر رہے تھے تو فرشتوں نے اسے گوشہ میں نصب کر دیا۔ روایت ہے کہ حجرِ اسود ایک بڑا پتھر تھا لیکن زمانے کے حادثات نے اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔

Marfat.com

۳۶۳ھ میں ایک شخص نے طواف کے دوران اس پر پھاوڑے سے حملہ کیا، ۹۹۰ھ میں ایک اور شخص نے خنجر سے حملہ کیا، سب سے بڑا حادثہ ۳۱۷ھ میں پیش آیا جب ابو طاہر قرامطی نے خانہ کعبہ میں قتل و خون کیا اور حجرِ اسود اٹھا کر اپنے وطن بحرین لے گیا اور بائیس سال تک اپنے پاس رکھا پھر ۳۳۹ھ میں حجرِ اسود واپس لایا گیا اور دوبارہ کعبہ میں نصب کیا گیا۔ حجرِ اسود کو "یمین اللہ فی ارضہ" کہا گیا ہے۔ اس کو ہاتھ لگانا عبادت ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجرِ اسود کے سامنے تشریف لائے اور اپنے ہونٹوں کو اس پر رکھا اور دیر تک روتے رہے۔ پھر آپ واپس مڑے تو دیکھا کہ عمرؓ بن خطاب بھی رو رہے تھے جس پر آپ نے فرمایا" اے عمرؓ! یہ وہ جگہ ہے جہاں پر آنسو نکل آتے ہیں"۔

حجرِ اسود کا بوسہ سنت ہے۔ یہ درحقیقت ایک پتھر کا بوسہ نہیں ہے بلکہ محبوب کے سنگِ آستاں کا بوسہ ہے۔ حجرِ اسود کو بوسہ دینے کے لئے جو ہجوم اور دھکم پیل لوگ کرتے ہیں یہ نہ صرف ایک ناروا فعل ہے بلکہ اس میں ایک دوسرے کی جو سخت مزاحمت کی جاتی ہے وہ توجہ کو ضائع کرنے والی حرکت ہے خصوصاً عورتوں کا اس

Marfat.com

دھکم پیل میں گھسنا تو بالکل ہی ناجائز ہے۔ شریعت نے کسی پر لازم نہیں کیا ہے کہ وہ ضرور حجراسود کو بوسہ ہی دے۔ یہ کام اگر مزاحمت کے بغیر ہو سکتا ہو تو ہر چکر کے خاتمہ پر حجراسود کے سامنے پہنچ کر اس کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرنا اور اپنے ہاتھ ہی کو چوم لینا شرعاً بالکل کافی ہے۔

مسجد حرام:

بیت اللہ شریف کے اردگرد جتنی جگہ نماز کیلئے چھوڑی گئی ہے وہ مسجد حرام کہلاتی ہے۔ شروع میں یہ مسجد بہت چھوٹی تھی لیکن اب یہ تقریباً بیس (۲۰) ایکڑ جگہ گھیرے ہوئے ہے۔ اور صفا اور مروہ بھی اس میں شامل ہیں۔ اس میں تقریباً ۵ لاکھ آدمی ایک وقت میں نماز ادا کر سکتے ہیں۔ خانہ کعبہ کے گرداگرد پہلے ایک وسیع صحن ہے جس کے بعد ایک تین منزلہ نہایت عظیم الشّان مسجد ہے۔ روشنی کا اتنا شاندار انتظام ہے کہ رات کو دن کا سماں ہوتا ہے۔

مُلتزم:

بیت اللہ شریف کا وہ حصّہ جو حجراسود اور بیت اللہ کے دروازے کے درمیان ہے ملتزم کہلاتا ہے۔ اس مقام پر دعا خاص طور سے قبول ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ دونوں ہاتھ سر کے اوپر سیدھے

Marfat.com

بچھا کر، اپنا سینہ مبارک دیوار سے ملا کر اور رخسار مبارک بھی دیوار پر رکھ کر رو رو کر دعائیں مانگی تھیں۔

یہ انتہائی متبرک مقام ہے اور بہت ہی زیادہ فضیلت کا حامل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں ہر وقت لوگوں کا ہجوم رہتا ہے۔ دوسروں کو کوئی تکلیف پہنچائے بغیر جب بھی آپ کو موقع ملے مقام ملتزم سے چمٹ کر اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر نہایت عاجزی سے دعا مانگئے اگر عربی الفاظ یاد نہ ہوں تو جو بھی دل میں آئے مانگئے جس زبان میں جی چاہے مانگئے اور یہ سمجھ کر مانگئے کہ میں رب کریم کے آستانے پر پہنچ گیا ہوں رب کریم خود تو اس سے بالاتر ہے کہ ہم اس کا دامن تھام سکیں، ہماری نارسائی پر ترس کھا کر اس نے یہ گھر ہمارے لئے بنا دیا تاکہ اس کے دامن سے لپٹ کر اپنی آرزوئیں پیش کرنے کی جو تمنا ہمارے دل میں ہے اسے ہم اس کے گھر کی چوکھٹ سے لپٹ کر پورا کرلیں۔

مقام ابراہیمؑ:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مقام ابراہیمؑ کا دو جگہ ذکر فرمایا ہے۔ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى (البقرۃ: ۱۲۵) (اور مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بنا لیا کرو) فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ (آل عمران: ۹۷)

Marfat.com

(اس (خانہ کعبہ) میں کھلی نشانیاں ہیں جن میں سے ایک مقام ابراہیم ہے)
مقام ابراہیم جنت کا ایک یاقوت ہے۔ اس کا رنگ سرخی مائل سفید ہے جس میں سیاہ لکیریں نظر آتی ہیں ، یہ تقریباً ۱۴ ، انچ مربع اور ۸ ، انچ اونچا ہے۔ اس کے اوپر حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے قدموں کے نشان ہیں اس پر کھڑے ہو کر ابراہیم علیہ السّلام نے کعبہ شریف کی دیواریں تعمیر کی تھیں۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ اس پر کھڑے ہو کر انہوں نے لوگوں کو حج کیلئے پکارا تھا۔

مقام ابراہیم ۱۳۸۷ ء تک ایک صندوق میں مقفل کمرے میں بند تھا، زائرین اس کو دیکھ نہیں سکتے تھے۔ ۱۳۸۷ء کے بعد اس کو شیشے کے ایک قبہ نما فریم میں بند کر دیا گیا۔ شیشے کی حفاظت کیلئے ارد گرد سنہرے رنگ کی مسدّس جالی کا ایک جنگلہ لگا دیا گیا ہے۔ اب زائرین اللہ تعالیٰ کی اس چار ہزار سال پرانی کھلی نشانی کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر تسکینِ روح و قلب حاصل کر سکتے ہیں۔

پہلے یہ پتھر خانہ کعبہ کی دیوار سے متصل رکھا ہوا تھا۔ ۱۷ ہجری میں ایک سیلاب آیا ، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خبر ہوئی تو خود مدینہ منورہ سے تشریف لائے اور مقام ابراہیم کو خانہ کعبہ کی مشرقی دیوار سے تقریباً

Marfat.com

چالیس فٹ دُور موجودہ جگہ پر رکھوا دیا - یہ حصّہ اب مطاف میں شامل ہو چکا ہے - اور ہجوم کے دنوں میں لوگ اس کے باہر بھی طواف کرتے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام خود بھی اِس مقام پر کھڑے ہو کر کعبہ کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھتے تھے - نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہیں نماز پڑھا کرتے تھے اور آج حرم شریف کی نمازِ باجماعت کے امام صاحب اِس جگہ کھڑے ہوتے ہیں۔ طوافِ کعبہ کے بعد مقامِ ابراہیم کے پاس آکر دو رکعت نماز واجب طواف ادا کی جاتی ہے - اگر وہاں ہجوم کی وجہ سے پڑھنے کا موقع نہ مل سکے تو اس کے قریب کہیں پڑھ لیجئے -

آبِ زم زم :

آب زم زم حضرت اسماعیل علیہ السلام کی یادگار ہے - اصل زمزم کا کنواں خانہ کعبہ کے شمال مشرقی جانب تقریباً ایک سو فٹ کے فاصلے پر ہے - جو پہلے کھلا تھا لیکن اب اس پر چھت ڈال کر ڈھانپ دیا گیا ہے - اور اندر ہی اندر زمین کے نیچے سے بڑے بڑے پائپوں کے ذریعے اِس کا پانی بابِ عمرہ کے نیچے پہنچا دیا گیا ہے - وہاں نل لگے ہوئے ہیں اور ایک وقت میں سینکڑوں آدمی سیراب ہو سکتے ہیں - نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے " زم زم جس مقصد کے لئے پیا جائے وہی مقصد حاصل ہوتا ہے۔"

Marfat.com

کوہ صفا اور کوہ مروہ :

صفا اور مروہ دو چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں ہیں جو اب مسجد حرام کے اندر شامل ہیں۔ ان کے درمیان تقریباً نصف کلومیٹر کا فاصلہ ہے۔ صفا سے مروہ تک پوری جگہ پر چھت ڈال دی گئی ہے۔ سعی کے لفظی معنی کوشش کرنے یا دوڑنے کے ہیں۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ آپ کو چاہ زم زم والی جگہ پر لٹا کر پانی کی تلاش میں ان دونوں پہاڑیوں پر یکے بعد دیگرے کل سات دفعہ چڑھی تھیں اور جب درمیان میں نشیبی جگہ آتی تھی تو بھاگ کر گزرتی تھیں۔ اللہ تعالے کو یہ عمل اتنا پسند آیا کہ اپنے عشاق کیلئے ایسے ہی دوڑ لگانا مقرر فرما دیا۔ قرآن شریف میں ارشاد ہے :۔

" اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ۚ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ۝" (البقرة: ۱۵۸)

(بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ سو جو شخص بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے اس پر گناہ نہیں کہ ان دونوں کے درمیان طواف کرے اور جو شخص اپنی خوشی سے کوئی نیکی کرے تو اللہ تعالے قدر دان سب کچھ جاننے والا ہے)۔

Marfat.com

○ بیرونِ مسجد حرام ○

مولدُ النبی (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے پیدائش) :

یہ وہ مقام ہے جہاں سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔ یہاں اب سعودی حکومت نے ایک لائبریری قائم کر دی ہے اندر قالین بچھا ہوا ہے۔ اور کسی کو جوتا اندر لے جانے کی اجازت نہیں ہے۔ صفا اور مروہ سے باہر نکل کر پہاڑ کی طرف دیکھیں تو موقف السیارات (کار پارک) کے بالکل سامنے دائیں جانب پیلے رنگ کا چھوٹا سا مکان نظر آئے گا یہی مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

بیت خدیجۃ الکبریٰ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) :

یہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وہ مکان ہے جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت مدینہ کے وقت تک قیام فرمایا۔ یہیں حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ولادت ہوئی اور حضرت ابراہیمؑ کے علاوہ باقی اولاد (رضی اللہ عنہم) بھی اسی جگہ پیدا ہوئی ۔ یہ مقام حرم شریف کے بعد مکہ معظمہ میں سب سے افضل ہے۔ صفا اور مروہ کی جانب سے باہر نکلیں تو چھتہ بازار میں داخل ہوتے ہی دائیں جانب زرگروں کی پہلی گلی میں یہ مکان ہے، لوگ باہر ہی سے زیارت کر لیتے ہیں۔

Marfat.com

بیت ابوبکر صدیق (رضی اللہ تعالےٰ عنہ) :

محلہ مِسفلہ میں حرم کی جانب سے داخل ہوتے ہی دائیں ہاتھ زقاق صواغین (زرگروں کی گلی) میں واقع ہے نیچے مکان اور اوپر مسجد ہے ۔صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت جس میں حضرت عثمان ، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالےٰ عنہم شامل ہیں اس مکان میں مشرف بہ اسلام ہوئی ، یہی مقامِ ہجرت ہے جہاں سے نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو لے کر غار ثور میں تشریف لے گئے تھے ۔

جنّت المعلّیٰ :

مکہ مکرّمہ کا قدیمی قبرستان ہے ۔ دو احاطوں میں واقع ہے اس مقدّس قبرستان میں اُمّ المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ ، حضرت اسماء بنت ابی بکر الصدیق ، حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر الصدیق ، حضرت عبداللہ بن زبیر حضرت فضیل بن عباس ، حضرت عبداللہ بن عمر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادگان قاسم ، طاہر اور طیّب رضی اللہ تعالےٰ عنہم اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا جناب عبدالمطلب اور چچا ابوطالب یہاں مدفون ہیں ۔ان کے علاوہ بے شمار تابعین اور اولیائے عظام یہاں مدفون ہیں ۔یہ قبرستان شارع غزہ پر مسجدِ جنّ کے قریب ہے ، یہی سڑک آگے منیٰ کو جاتی ہے ۔

Marfat.com

جبلِ نور:

اس کو کوہ حرا بھی کہتے ہیں۔ جنت المعلیٰ قبرستان سے منیٰ کو جاتے ہوئے راستے میں مکہ مکرمہ سے تقریباً تین میل دور ہے۔ اس کی چوٹی پر وہ غار ہے جس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اعلان نبوت سے قبل عبادت فرمایا کرتے تھے اور یہیں آپ پر پہلی وحی نازل ہوئی تھی۔ اس کو فاران کی چوٹی بھی کہتے ہیں۔ اومنی بسیں کوہ حرا تک جاتی ہیں۔ غار حرا تک چڑھنے میں ایک گھنٹہ لگتا ہے۔ اس لئے اپنے ساتھ کھانے پینے کا سامان لے کر جائیں۔

جبلِ ثور:

مکہ مکرمہ سے تقریباً چھ میل دور وہ پہاڑی "جبل ثور" ہے جس کے ایک غار میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے موقعے پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ قیام فرمایا تھا۔ اس پر چڑھتے وقت تقریباً دو گھنٹے صرف ہوتے ہیں۔ کمزور دل، ضعیف اور بیمار آدمی پہاڑ پر نہ چڑھیں اکثر لوگ نیچے گر کر جاں بحق ہو جاتے ہیں۔ سعودی حکومت زیادہ تر وہاں جانے سے روکتی ہے۔ وہاں صرف پرائیویٹ گاڑیاں ہی جاتی ہیں۔ دھوپ کے وقت وہاں ہرگز نہ جائیں۔

Marfat.com

جَبَل اُبُو قُبَیس :

یہ پہاڑ حرم شریف کے جنوب میں کوہ صفا کے بالکل قریب ہی واقع ہے۔ حضرت ابن عباس اور حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ہے کہ جبل ابُو قُبَیس دنیا میں سب سے پہلا پہاڑ ہے جو زمین پر نمودار ہوا۔ فاکہیؒ فرماتے ہیں کہ اس پہاڑ پر دعا قبول ہوتی ہے۔ اس کو کوہ ارقم بھی کہتے ہیں۔

مسجد بلال (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) :

اس کا دوسرا نام مسجد ھلال بھی ہے۔ یہ مسجد جبل بوقبیس کے اوپر واقع ہے۔ بعض روایتوں کے مطابق شق القمر کا معجزہ یہیں رونما ہوا تھا یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلی کے اشارے سے چاند دو ٹکڑے ہو گیا تھا۔ لوگ وہاں جاکر نفل پڑھتے اور دعائیں مانگتے ہیں۔ حرم کعبہ میں بیٹھ کر صفا پہاڑی کی جانب اوپر پہاڑ پر دیکھیں تو یہ مسجد نظر آئے گی

مسجد طُوٰی :

جنت المعلیٰ قبرستان سے آگے یہ مسجد ہے۔ جب حضور اقدس (صلی اللہ علیہ وسلم) مدینہ منورہ سے حجۃ الوداع کے لئے تشریف لائے تھے تو آپ نے عمرہ ادا فرما کر یہیں قیام فرمایا تھا۔

Marfat.com

مسجد جنّ :

یہ مسجد سُوق معلیٰ میں قبرستان کے قریب ہے ۔ اس کا نام مسجد بیعت اور مسجد حرس بھی ہے ۔ یہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنّوں سے بیعت لی تھی ۔ اس وقت کھلا میدان تھا ۔ اب خوبصورت مسجد بنا دی گئی ہے ۔

مسجد عائشہ (رضی اللہ تعالےٰ عنہا) :

یہ مسجد تنعیم میں ہے جہاں سے عمرہ کیلئے احرام باندھتے ہیں ۔ یہ مسجد حرم کی حدود سے باہر ہے اور مدینہ روڈ پر واقع ہے ۔ وہاں تک جانے کے لئے ہر وقت ٹو منی بسیں حرم شریف کے باہر باب عبدالعزیز کے سامنے سے مل جاتی ہیں ۔

مسجد مجتبیٰ :

یہ مسجد مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ہی ایک گلی میں واقع ہے ۔

مسجد الجفائر :

یہ ایک اہم مسجد ہے جو خانہ کعبہ سے تقریباً دو میل دُور شمال کی جانب شارع ستین پر واقع ہے ۔ الہنداویہ اور الزاہر کو جانے والی بسیں وہاں سے گزرتی ہیں ۔

Marfat.com

بنو تمیم کا قبرستان :

مسجد الحفائر کو جاتے ہوئے راستے میں ایک احاطہ ہے جہاں جاہلیت کے زمانے میں لڑکیاں زندہ دفن کر دی جاتی تھیں وہاں ابھی تک پرانا قبرستان ہے جو بنو تمیم کا قبرستان کہلاتا ہے۔

مدعیٰ :

مسجد حرام اور مکہ کے قبرستان کے مابین جگہ ہے جہاں دعا مانگنا مستحب ہے۔

مسجد الرایۃ :

یہ مسجد جنت المعلیٰ کے راستے میں ہے۔ فتح مکہ کے روز یہاں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جھنڈا نصب فرمایا تھا۔ (الرایۃ بمعنی جھنڈا)

مسجد خیف :

مکہ مکرمہ سے پانچ کلومیٹر مشرق کی طرف منیٰ کی بڑی مسجد ہے جو منیٰ کے شمال کی جانب پہاڑ سے متصل ہے۔

جبل شبیر :

منیٰ میں ایک پہاڑ ہے۔

Marfat.com

مسجد نمرہ :

عرفات کے کنارے پر ایک مسجد ہے۔

جبل رحمت :

عرفات میں ایک پہاڑ ہے جس پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کا خطبہ دیا تھا۔

مشعر حرام :

مُزدلفہ میں ایک مشہور مسجد ہے جس کا ذکر قرآن حکیم میں آیا ہے

جبل قزح :

مُزدلفہ کا ایک پہاڑ ہے۔

وادیٔ مُحَسِّر :

مُزدلفہ سے ملا ہُوا ایک میدان ہے جہاں سے گذرتے وقت دوڑ کر نکلتے ہیں۔ اس جگہ اصحاب فیل پر جنہوں نے بیت اللہ پر چڑھائی کی تھی عذاب نازل ہوا تھا۔

جمرات :

مِنیٰ میں وہ جگہیں ہیں جہاں شیطان کو کنکریاں مارتے ہیں کہ اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ورغلانے کی کوشش کی تھی۔ یہ تین

Marfat.com

مقامات ہیں ۔ پہلے کو جمرہ اُولیٰ دوسرے کو جمرہ وُسطیٰ اور تیسرے کو جو مکہ مکرمہ کی جانب ہے جمرہ عقبیٰ کہتے ہیں ۔

دارِ ارقم رضؓ :

صفا پہاڑی پر یہ تاریخی مقام تھا جہاں اب دکانیں اور جدید تعمیرِ حرم کا دفتر وغیرہ ہیں ۔ اسلام کے بالکل ابتدائی دور میں مسلمان ، کفار مکہ کے شرانگیز ارادوں سے بچ کر پوشیدگی کے ساتھ یہاں جمع ہوتے ، دین کی تعلیم حاصل کرتے اور عبادت الٰہی میں مصروف رہتے تھے۔ اس لحاظ سے یہ سب سے پہلی دینی تعلیم گاہ اور اسلامی مرکز تھا۔ اسی مکان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کر کے اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کیا تھا۔

مسجد عقبیٰ :

مکہ مکرمہ سے منیٰ جاتے ہوئے شروع میں بائیں جانب پختہ سڑک سے ہٹ کر پہاڑ کے دامن میں یہ تاریخی مسجد ہے ۔ اس جگہ پر انصار مدینہ منورہ کی ایک جماعت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی ۔

مسجد منیٰ :

اس کو مسجد نحر بھی کہتے ہیں ۔ یہ جمرہ اُولیٰ اور جمرہ وُسطیٰ کے درمیان

Marfat.com

عرفات جانے والی سڑک کے داہنی جانب واقع ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الاضحیٰ کی نماز یہاں پڑھی اور قربانی کے جانور ذَبح فرمائے۔

مسجد جعِرانہ :

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع (اپنے آخری حج) میں یہاں سے عمرہ کا احرام باندھا۔ یہاں ایک مسجد اور تاریخی کنواں ہے۔

مقامِ حُدَیبِیَہ :

جدّہ سے تقریباً ۵۰ کیلومیٹر حدِ حرم سے پہلے ایک اہم مقام ہے جسے آج کل شمیسی کہتے ہیں اس کا قدیم تاریخی نام حدیبیہ ہے۔ ماہِ ذلقعدہ ۶ھ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب چودہ سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مدینہ منورہ سے عمرہ کے لئے سفر فرمایا تو راستے میں بیس روز یہاں قیام فرمایا۔

Marfat.com

زیاراتِ مدینہ منوّرہ

مدینہ منورہ :

مدینہ منوّرہ کا فاصلہ مکّہ مکرّمہ سے شمال کی جانب تقریباً ۴۵۰ کلومیٹر ہے۔ بس کے ذریعے چھ گھنٹے کا سفر ہے۔ سڑک پکی اور کشادہ ہے۔ راستے میں کئی جگہ قہوہ خانے اور ہوٹل ہیں۔ ہر چیز کثرت سے مل جاتی ہے۔ لیکن پانی کی کمی ہے۔ حدیبیہ، رابغ، بدر اور جحفہ، یعنی بئرعلی میں پانی وافر مقدار میں مِل جاتا ہے۔ یہاں غسل خانے اور بیت الخلاء بھی بنائے گئے ہیں۔

جدّہ سے مقام بدر تک سڑک سمندر کے کنارے کنارے جاتی ہے پھر مشرق کی طرف رُخ کرلیتی ہے۔ کئی میل دور ہی سے گنبد خضریٰ نظر آجاتا ہے۔ رات کے وقت بجلیوں کی روشنی دکھائی دیتی ہے۔ مدینہ منورہ ایک پُرسکون شہر ہے۔ آب وہوا معتدل ہے۔ زمین زرخیز ہے

Marfat.com

پانی کثرت سے مل جاتا ہے ۔ جگہ جگہ کنوؤں پر بجلی کے پمپ لگے ہوئے ہیں ۔ کھجوروں اور دیگر پھلوں کے باغات کثرت سے ہیں ۔ یہاں کے لوگ میانہ قد، خوش رنگ اور خوش اخلاق ہیں ۔ اس شہر میں قدم قدم پر خیروبرکت کے آثار ہیں ۔ یہاں کی ارض پاک کو سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک چومنے کا فخر حاصل ہے ۔ اس لئے ہر چیز کی جتنی بھی قدرومنزلت کی جائے کم ہے ۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ شہر بہت پسند تھا آپ فرماتے ہیں :- "میرا مدینہ گناہوں کو اس طرح صاف کر دیتا ہے جس طرح ریتی کی رگڑ لوہے سے زنگ کو دور کر دیتی ہے۔"

مدینے کی ہوا کے متعلق فرمایا کرتے تھے هٰذِهٖ اَرْوَاحٌ طَيِّبَةٌ (یہ ہوائیں عمدہ ہیں) ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "جو شخص مدینہ میں مرگیا میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا ۔ سب سے افضل اور سب سے بڑی سعادت سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس کی زیارت ہے ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے ۔" جس شخص نے مکۂ مکرّمہ کا حج کیا پھر میری زیارت کا قصد کیا اس کیلئے دو حج مبرور لکھے جاتے ہیں"۔ مدینہ منوّرہ میں داخل ہونے سے قبل ہی کئی میل دور سے روضۂ اقدس کے گنبد خضریٰ اور مسجد نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے مینار نظر آ جاتے ہیں ۔ اس وقت عجیب کیف و طرب

Marfat.com

کی حالت ہوتی ہے۔ اس وقت ہدیہ درود و سلام بحضور خیرالانام صلی اللہ علیہ وسلم پیش کرنا چاہیئے۔ مدینہ منورہ میں داخل ہوں تو پورے ادب واحترام سے ہوں حضرت امام مالک علیہ الرحمۃ مدینہ پاک کی گلیوں اور بازاروں میں ہمیشہ جوتا اتار کر ننگے پاؤں چلتے تھے کہ کہیں ایسی جگہ جوتا نہ رکھا جائے جہاں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم قدم مبارک رکھ چکے ہوں۔ یہ محبت اور عقیدت کی بات ہے کوشش یہ کی جائے کہ عقیدت و احترام کے ساتھ حاضری ہو۔

○ اندرون حرم نبوی ○

(علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام)

مسجد نبوی (علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃ والسّلام):

یہ مسجد، نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ ہجرت فرمانے کے بعد تعمیر فرمائی تھی۔ اس وقت کچی اینٹوں کی دیواریں تھیں۔ کھجور کے تنوں کے ستون تھے اور کھجور ہی کی شاخوں اور پتوں کی چھت تھی۔ جب بارش ہوتی تو پانی اندر آجاتا تھا۔ اس کے بعد چھت کو گارے سے لیپ دیا گیا۔ اس وقت مسجد کی لمبائی ۱۰۰ گز اور چوڑائی بھی تقریباً اتنی ہی تھی۔ اس کے بعد اب تک کئی مرتبہ تعمیر و توسیع ہو چکی ہے۔ مسجد کے رنگا رنگ ستونوں سے اس

87081

Marfat.com

کی تعمیر و توسیع کو واضح کیا گیا ہے۔ بغور مشاہدہ کرنے سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ مسجد کے اندر تین محراب ہیں۔ محراب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سجدہ کی جگہ کو اینٹوں سے بند کر دیا گیا ہے۔ صرف پائے اقدس کی جگہ خالی ہے۔ وہاں لوگ نفل پڑھتے اور دعائیں مانگتے ہیں۔ اس کے قریب ہی دوسرا محراب ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے توسیع کی تو نیا محراب قبلہ کی جانب تقریباً پندرہ فٹ آگے تعمیر کیا۔ جس میں امام صاحب نماز پڑھاتے ہیں۔ مسجد کی مغربی جانب ایک بہت وسیع رقبے پر اب شیڈ بنا کر اسے مسجد میں شامل کر لیا گیا ہے۔ مسجد نبوی (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) اس وقت خوبصورتی، پائیداری اور دلکشی میں بے مثال ہے۔ مدینہ منورہ میں اپنا سامان وغیرہ پوری احتیاط سے رکھنے کے بعد غسل کر کے، صاف ستھرے کپڑے پہن کر اور خوشبو لگا کر باادب، پورے سکون اور حضور قلب کے ساتھ درود شریف کا ورد کرتے ہوئے مسجد کیطرف روانہ ہوں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ انور اور گنبد خضریٰ کے دیدار سے اپنی آنکھوں کو منور کرنے میں کمی نہ کیجئے۔

مسجد نبوی ﷺ کے فضائل

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے " جو شخص میری مسجد میں چالیس نمازیں

Marfat.com

ادا کرے اور درمیان میں کوئی نماز فوت نہ ہو تو وہ دوزخ کی آگ اور عذاب اور نفاق سے بری ہو جاتا ہے"۔ (رواہ احمد و ترمذی)

احادیث میں یہ بھی آتا ہے کہ "مسجد نبوی میں ایک نماز ادا کرنا ماسوائے مسجد حرام کے باقی مقامات پر ایک ہزار نماز ادا کرنے سے افضل ہے" (بخاری مسلم) ایک روایت یہ بھی ہے کہ "ایک نماز پڑھنے سے پچاس ہزار نمازوں کا ثواب ملتا ہے"۔

سات ستون :

یوں تو مسجد نبوی کا چپہ چپہ نور فشاں ہے مگر "ریاض الجنۃ" کے وہ سات ستون جنہیں سنگ مرمر کے کام اور سنہری مینا کاری سے نمایاں کر دیا گیا ہے خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ یہ ستون روضۂ انور کی مغربی دیوار کے ساتھ سفید رنگ کے ذریعہ ممتاز کئے ہوئے ہیں۔ یہ خاص ستون ہیں اور ان کی درمیانی جگہ جنت کا ٹکڑا ہے۔

ستون حنّانہ :

یہ محراب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس ستون کے پاس کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ یہیں وہ کھجور کا درخت دفن ہے جو لکڑی کا منبر بن جانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فراق میں بچوں کی طرح رویا تھا۔

Marfat.com

ستون عائشہ صدیقہ (رضی اللہ تعالی عنہا) :

ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "میری مسجد میں ایک ایسی جگہ ہے کہ اگر لوگوں کو وہاں نماز پڑھنے کی فضیلت کا علم ہو جائے تو وہ قرعہ اندازی کرنے لگیں" (طبرانی) - اس جگہ کی نشاندہی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمائی تھی اب وہاں ستون عائشہ رضی اللہ عنہا بنا دیا گیا ہے۔

ستون ابولبابہ (رضی اللہ تعالی عنہ) :

ایک صحابی حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کا قصور اس جگہ معاف ہوا تھا انہوں نے اپنے آپ کو اس ستون کے ساتھ باندھ لیا تھا۔

ستون وفود :

اس جگہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر سے آنے والے دفود سے ملاقات فرماتے تھے۔

ستون سریر :

اس جگہ پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف فرماتے تھے اور رات کو یہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے بستر بچھا دیا جاتا تھا۔

ستون حرس :

اس مقام پر حضرت علی رضی اللہ عنہ اکثر نماز پڑھا کرتے تھے اور اسی جگہ بیٹھ کر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاسبانی کیا کرتے تھے۔ اس کو ستون علی رضی اللہ عنہ بھی کہتے ہیں

Marfat.com

ستون تہجد :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ تہجد کی نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔

یہ تمام ستون اس حصۂ مسجد میں ہیں جو حضور اقدس ؐ کے زمانے میں تھی۔ انکے پاس جاکر دعا و استغفار کیجئے اور جب بھی موقع ملے ان کے پاس سنن و نوافل ادا کیجئے۔ یہ وہ متبرک مقامات ہیں جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ کرم پڑ چکی ہے۔

ریاض الجنّۃ :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ " میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغات میں سے ایک قطعہ ہے"۔ یہ جگہ ریاض الجنۃ کہلاتی ہے سات ستون، منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم، محراب مسجد، مئذنہ (اذان کی جگہ) الغرض عہد نبوت کی یہ سب یادیں ریاض الجنۃ میں موجود ہیں۔ اسلئے اس قطعہ مقدسہ میں جی بھر کر عبادت کریں اور زندگی کے یہ لمحات غنیمت سمجھیں شاید یہ گھڑیاں دوبارہ نصیب نہ ہوں۔

چبوترہ اصحابِ صُفّہ (رضوان اللہ علیہم اجمعین):

باب جبریل سے مسجد میں داخل ہوں تو دائیں ہاتھ زمین سے تقریباً دو فٹ اونچا چبوترہ بنا ہوا ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رہتے تھے جنہوں نے اپنے آپ کو تعلیم دین کیلئے وقف کر رکھا تھا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ بیٹھ کر ان مثالی طالب علموں

Marfat.com

کو قرآن و حدیث کے علاوہ دیگر علوم وفنون سے بھی آراستہ فرماتے تھے وہاں بیٹھ کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے طالب علم اور درویش صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔

خوخۂ ابوبکر صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ):

مسجد کی مغربی دیوار پر ایک بالا خانہ ہے جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا گھر تھا وہ اب تک خوخۂ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نام سے محفوظ ہے۔

بابِ جبرائیل (علیہ السلام):

یہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ دروازہ ہے جہاں سے سیدنا جبرائیل علیہ السلام نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں وحی لے کر حاضر ہوتے تھے۔ یہ دروازہ روضۂ انور کے نزدیک سے مشرقی جانب ہے۔ اسی دروازے سے جنت البقیع کو جاتے ہیں۔

روضۂ انور:

مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر مشرقی جانب روضۂ انور ہے۔ ہر مسلمان کا فطری اور ایمانی تقاضا ہونا چاہیئے کہ دیارِ مقدس میں حاضر ہو کر روضۂ اقدس کی زیارت کے بغیر واپس نہ آئے۔ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:۔

"مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ وَلَمْ يَزُرْنِي فَقَدْ جَفَانِي" (رواہ ابن عدی فی الکامل)

Marfat.com

(جس نے بیت اللہ شریف کا حج کیا اور میری زیارت نہ کی بے شک اس نے مجھ پر ظلم کیا) - مدینہ طیبہ کا ارادہ کرتے وقت حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی خالص نیت ہونی چاہیئے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے :- مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ - (رواہ دارقطنی) (جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کیلئے میری شفاعت واجب ہوگئی) - ایک دوسری حدیث ہے - " فَمَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ وَفَاتِیْ کَانَ کَمَنْ زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ (مشکوٰۃ شریف) (جس نے حج کیا اور میرے وصال کے بعد میری قبر کی زیارت کی تو گویا اس نے میری زندگی میں زیارت کی) - طبرانی شریف میں ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ " جو شخص میری زیارت کو آئے اس کے سوا اس کی کوئی اور نیت نہ ہو تو مجھ پر حق ہوگیا کہ اس کی شفاعت کروں"۔

لہذا کون ایسا مسلمان ہوگا جو اس سعادتِ عظمیٰ سے محروم واپس آنا چاہے گا - روضۂ انور کی زیارت، عورتوں کے لئے بھی مستحب ہے البتہ انہیں یہ احتیاط کرنی چاہیئے کہ زیادہ ہجوم کے وقت وہاں جانے سے گریز کریں - مواہب میں علامہ قسطلانی شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ زائرین کو چاہیئے کہ بہت کثرت سے دعائیں مانگیں اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وسیلہ پکڑیں اور شفاعت چاہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس ایسی ہے کہ جب ان کے

Marfat.com

ذریعے سے شفاعت چاہی جائے تو اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔

ابن ہمام نے فتح القدیر میں لکھا ہے کہ سلام کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ پکڑنا سلف صالحین کا طریقہ رہا ہے۔ انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاءِ عظام نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے دُعا کی ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے مزارات بھی روضہ انور کے ساتھ ہی گنبد خضریٰ کے نیچے ہیں۔ ان پر بھی ہدیۂ سلام پیش کریں۔

Marfat.com

نقشہ مسجد نبوی (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام)

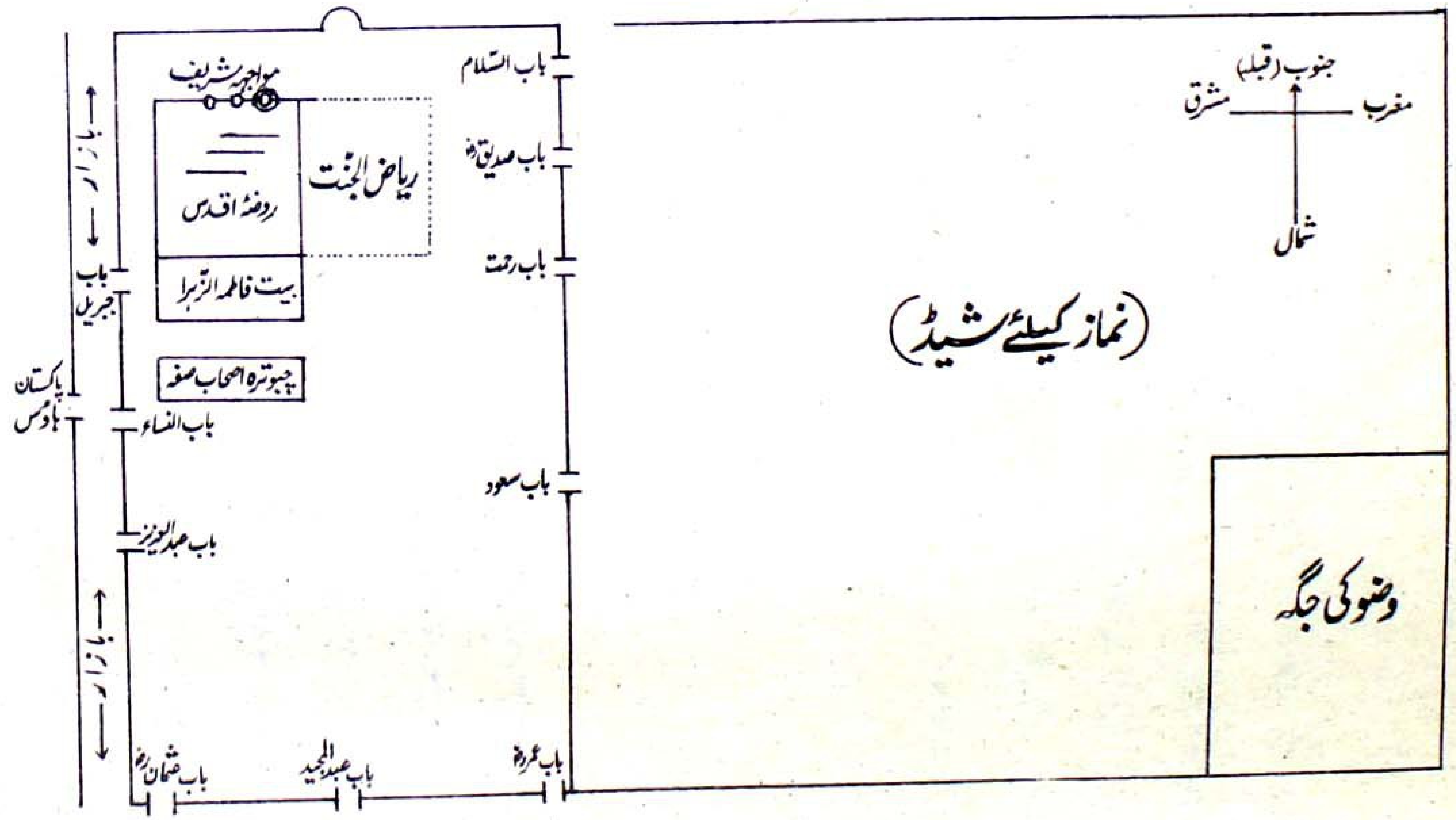

Marfat.com

درود و سلام بحضور خیر الانام ﷺ :

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ السَّیِّدُ الْكَرِیْمُ وَالرَّسُوْلُ الْعَظِیْمُ الرَّءُوْفُ الرَّحِیْمُ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ ٥ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدَنَا وَ نَبِیَّنَا وَ حَبِیْبَنَا وَ قُرَّةَ اَعْیُنِنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ٥ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ ٥ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ ٥ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا جَمَالَ مُلْكِ اللّٰهِ ٥ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نُوْرَ عَرْشِ اللّٰهِ ٥ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰهِ ٥ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مَنْ اَرْسَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ٥ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ حَقِّكَ الْعَظِیْمِ ٥ "وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ ، لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا" ٥ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ابْنِ هَاشِمٍ ٥ یَا طٰهٰ یَا یٰسٓ یَا بَشِیْرُ یَا سِرَاجُ یَا مُنِیْرُ یَا مُقَدَّمَ جَیْشِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ ٥ وَ هَا اَنَا یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ جِئْتُكَ هَارِبًا مِّنْ ذَنْبِیْ وَ مِنْ عَمَلِیْ وَ مُسْتَشْفِعًا وَّ مُسْتَجِیْرًا بِكَ

Marfat.com

اِلٰی رَبِّیْ فَاشْفَعْ لِیْ یَا شَفِیْعَ الْاُمَّۃِ یَا کَاشِفَ الْغُمَّۃِ یَا سِرَاجَ الظُّلْمَۃِ اَجِرْنِیْ یَا اَللّٰہُ مِنَ النَّارِ ۝ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَسْاَلُکَ الشَّفَاعَۃَ وَاَسْاَلُ اللّٰہَ تَعَالٰی لَکَ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ وَالْحَوْضَ الْمَوْرُوْدَ وَالشَّفَاعَۃَ الْعُظْمٰی فِی الْیَوْمِ الْمَشْہُوْدِ ۝

ترجمہ :

سلام ہو آپؐ پر اے نبی، سردار، سخی اور رسول بہت شفیق و مہربان اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں آپؐ پر نازل ہوں۔ درود و سلام ہو آپؐ پر اے ہمارے آقا اور نبی اور محبوب اور ٹھنڈک آنکھوں کی اے رسول اللہ۔ درود و سلام ہو آپؐ پر اے اللہ کے نبی۔ درود و سلام ہو آپؐ پر اے اللہ کے محبوب۔ درود و سلام ہو آپؐ پر اے زینت اللہ کے ملک کی۔ درود و سلام ہو آپؐ پر اے نور اللہ کے عرش کے۔ درود و سلام ہو آپؐ پر اے سب سے بہتر اللہ کی مخلوق میں۔ درود و سلام ہو آپؐ پر اے شفاعت کرنے والے گنہگاروں کی اللہ کے ہاں۔ درود و سلام ہو آپؐ پر اے مقدس ہستی کہ بھیجا جنہیں اللہ تعالیٰ نے رحمت بنا کر کل عالم کے لئے اور تحقیق فرمایا اللہ تعالیٰ

Marfat.com

نے آپؐ کے مرتبے کے بارے میں "اگر وہ گنہ گار جب ظلم کریں اپنی جانوں پر پھر آپؐ کے پاس آئیں اور وہ اللہ سے معافی چاہیں اور معافی چاہیں ان کے لئے پیغمبر تو پائیں گے اللہ کو بڑا توبہ قبول کرنے والا، بڑا رحم کرنے والا"۔ درود وسلام ہو آپؐ پر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم، اے طٰہٰ اے یٰسین اے خوشخبری دینے والے، اے چراغ ہدایت اور منوّر کرنے والے - اے سالار گروہ انبیاء و مرسلین اور دیکھئے اے میرے سردار اے اللہ کے رسول میں حاضر ہوا ہوں آپ کے پاس اپنے گناہوں اور (برُے) اعمال سے بھاگ کر اور شفاعت فرمائیے میری اے امّت کے شفیع ۔ اے دور فرمانے والے ظلمت کے ، اے چراغ اندھیرے کے نجات دے مجھے آپؐ کے طفیل اللہ آگ سے۔ اے میرے سردار اے رسول اللہ میں آپؐ سے شفاعت کا خواستگار ہوں اور مانگتا ہوں اللہ تعالےٰ سے آپؐ کے لئے وسیلہ اور بزرگی اور درجہ بلند اور مقام محمود اور حوض کوثر جو جنتیوں کے اترنے کی جگہ ہے۔ اور اللہ تعالےٰ سے روز قیامت کی بڑی شفاعت آپؐ کے لئے مانگتا ہوں"

Marfat.com

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سلام:

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدَنَا اَبَابَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَلِیْفَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ عَلَی التَّحْقِیْقِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰہِ "ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ ھُمَا فِی الْغَارِ" ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مَنْ اَنْفَقَ مَالَہٗ کُلَّہٗ فِیْ حُبِّ اللّٰہِ وَ حُبِّ رَسُوْلِہٖ حَتّٰی تَخَلَّلَ بِالْعَبَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْكَ وَ اَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضَا وَ جَعَلَ الْجَنَّۃَ مَنْزِلَكَ وَ مَسْکَنَكَ یَا اَوَّلَ الْخُلَفَاءِ وَ تَاجَ الْعُلَمَاءِ وَ صِھْرَ النَّبِیِّ الْمُصْطَفٰی وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ ۔

ترجمہ:

سلام ہو آپ پر اے ہمارے سردار ابوبکر صدیق، سلام ہو آپ پر اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی خلیفہ۔ سلام ہو آپ پر اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے "دو میں سے دوسرے ساتھی جب کہ وہ غار میں تھے"۔ سلام ہو آپ پر اے وہ ہستی جس نے خرچ کر دیا اپنا سارا مال اللہ کی محبت میں اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں یہاں تک کہ اتار دیا اپنی عبا کو بھی۔ راضی ہوا اللہ آپ سے اور راضی کرے آپ کو راضی

کرنا اور بنا دے جنت کو آپ کا گھر اور مسکن اور رہنے کی جگہ اور ٹھکانہ۔
سلام ہو آپ پر اے سب سے پہلے خلیفہ اور سرتاج علماء اور خسر نبی
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اللہ کی رحمت نازل ہو اور اس کی برکتیں
نازل ہوں آپ پر۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سلام :

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ ۞ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ
یَا نَاطِقًا بِالْعَدْلِ وَالصَّوَابِ ۞ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَفِیَّ
الْمِحْرَابِ ۞ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَبَا الْفُقَرَآءِ وَ الضُّعَفَاءِ
وَالْاَرَامِلِ وَالْاَیْتَامِ ۞ اَنْتَ الَّذِیْ قَالَ فِیْ حَقِّكَ سَیِّدُ
الْبَشَرِ لَوْکَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ لَکَانَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ
تَعَالٰی عَنْكَ وَ اَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ
مَنْزِلَكَ وَمَسْکَنَكَ وَ مَحَلَّكَ وَمَاْوَاكَ ۞ اَلسَّلَامُ
عَلَیْكَ یَا ثَانِیَ الْخُلَفَآءِ وَ تَاجَ الْعُلَمَآءِ وَصِهْرَ النَّبِیِّ
الْمُصْطَفٰی وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ۔

ترجمہ :

سلام ہو آپ پر اے عمر بن خطاب۔ سلام ہو آپ پر اے فرمانے

Marfat.com

والے انصاف اور ٹھیک بات کے ۔ سلام ہو آپ پر اے زینت دینے والے محراب کے ۔ سلام ہو آپ پر اے غلبہ دینے والے دین اسلام کے سلام ہو آپ پر اے توڑنے والے بتوں کے ، سلام ہو آپ پر اے مددگار فقیروں اور ضعیفوں اور بیواؤں اور یتیموں کے ، آپ وہ ہیں کہ آپ کے حق میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ہوتا کوئی نبی میرے بعد تو البتہ ہوتا عمر بن خطاب ۔ راضی ہوا اللہ تعالیٰ آپ سے اور راضی فرمائے آپ کو بہتر راضی فرمانا اور بنا دے جنت کو آپ کا گھر اور مسکن اور رہنے کی جگہ اور آپ کا ٹھکانہ ۔ سلام ہو آپ پر دوسرے خلیفہ اور سرتاج علماء کے اور خسر نبی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں

مقام وحی کا سلام :

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا جِبْرَائِيْلُ ۝ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا مِيْكَائِيْلُ ۝ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا عِزْرَائِيْلُ ۝ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَلٰٓئِكَةَ اللّٰهِ الْمُقَرَّبِيْنَ مِنْ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِيْنَ كَآفَّةً عَامَّةً ۝ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ۝

Marfat.com

ترجمہ :

"سلام ہو آپ پر اے ہمارے سردار حضرت جبرائیل ۔ سلام ہو آپ پر اے ہمارے سردار حضرت میکائیل ۔ سلام ہو آپ پر اے ہمارے سردار حضرت عزرائیل ۔ سلام ہو آپ پر اے اللہ کے مقرب فرشتو آسمانوں اور زمین والو سب کے سب ۔ سلام ہو تم پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں" ۔

اگر دعاؤں کے عربی الفاظ یاد نہ ہوں تو اپنی زبان میں دعا مانگنا جائز اور بہتر ہے ۔ کم ازکم یہ تو معلوم ہوگا کہ دُعا مانگنے والا کیا کہہ رہا ہے ۔ اگر کسی دوسرے کا سلام پہنچانا ہو تو وہ بھی اپنی زبان میں مخاطب ہو کر عرض کرنا مناسب ہے ۔ مدینہ منورہ میں قیام کے دوران درود و سلام روزہ ، صدقہ اور مسجد کے خاص ستونوں کے پاس نماز و دُعا کی کثرت کی جائے ۔ روضۂ انور کی طرف بلا مجبوری پشت نہ کی جائے ۔ زیارت کے وقت بہت زیادہ ادب و احترام کو ملحوظ رکھا جائے ۔ بلند آواز سے باتیں کرنا بھی خلاف ادب ہے ۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے ۔

"یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ" (الحجرات : ۲) "اے ایمان والو ! اپنی آوازوں کو اونچا نہ کرو نبیؐ کی آواز

Marfat.com

کے سامنے ۔ وہاں کئی لوگ پیشہ ورانہ طریقے سے سلام پڑھاتے پھرتے ہیں اس کا کوئی فائدہ نہیں نہ تو حضور قلب حاصل ہوتا ہے اور یکسو ہو کر صلوٰۃ و سلام پڑھا جاسکتا ہے اور پھر وہ لوگ بعد میں بھاری نذرانہ بھی مانگتے ہیں ، اگر دُعا اور درود و سلام کے عربی الفاظ یاد نہ ہوں تو اس مضمون کی اپنی زبان میں دُعا مانگنی بھی جائز اور کافی ہے ۔

○ بیرون حرم نبوی ○

(علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام)

مدینہ منورہ میں تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی کے آخری دس سال گزارے ہیں ، یہاں قدم قدم پر برکات ہیں کیونکہ شاہ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان کوچوں اور گلیوں میں آمد و رفت فرماتے تھے ۔ آپ کو ہر چیز کے ساتھ الفت و محبت تھی اس لئے کسی مدنی کی دل آزاری نہ کریں ۔ مدینہ منورہ کی زیارات یہ ہیں ۔

مسجد قبا :

یہ مسجد عہد نبوی کی پہلی مسجد ہے جو مدینہ طیبہ کی آبادی سے تین میل کے فاصلے پر ہے ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ :۔

Marfat.com

"جو شخص با وضو ہو کر مسجد قبا میں جا کر دو رکعت نفل ادا کرے گا اس کو عمرہ کا ثواب ملے گا"۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہفتہ کو صبح کی نماز کے بعد کبھی پیدل اور کبھی سواری پر وہاں جا کر نماز ادا کیا کرتے تھے۔ یہ سنت بہت زیادہ فائدہ مند ہے۔ باب السلام سے باہر نکلیں تو سامنے چوک سے اومنی بسیں ہر مقام کے لئے مل جاتی ہیں۔ وہیں سے بیٹھ کر قبا چلے جائیں۔ قبا جنوب کی جانب ہے۔

مسجد شمس :

یہ مدینہ منورہ سے تین میل دور جنوب مشرق کی طرف مسجد قبا کے قریب ہے۔ اس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنو نضیر کی سرکوبی کے سلسلے میں چھ دن قیام فرمایا تھا اور نمازیں ادا فرمائی تھیں۔ اس کے راستے میں مشہور میدان "خاک شفا" بھی آتا ہے۔

مسجد غمامہ :

یہ مسجد شہر ہی میں حرم نبوی کے قریب ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم یہاں عیدین کی نماز پڑھا کرتے تھے۔ اس کو مسجد مصلے بھی کہتے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں نماز استسقاء پڑھائی تھی اور اسی وقت بادل نمودار ہو کر بارش ہوئی اس لئے یہ مسجد غمامہ (بادل) سے موسوم ہے۔ مسجد کے سامنے میدان ہی

Marfat.com

حکام کی طرف سے مجرموں کو سزائیں دی جاتی ہیں۔

مسجد ابوبکر صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ):

مسجد غمامہ کے قریب شمال میں مسجد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہے۔ ملا علی قاری کہتے ہیں کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے وہاں کچھ نمازیں پڑھی تھیں

مسجد عمر فاروق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ):

یہ مسجد بھی مسجد غمامہ کے قریب ہے۔

مسجد علی المرتضٰے (رضی اللہ تعالےٰ عنہ):

یہ مسجد غمامہ کے قریب ہے یہاں پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے محصوری کے زمانہ میں نماز عید ادا کی تھی۔

مسجد فاطمۃ الزہراء (رضی اللہ تعالیٰ عنہا):

یہ مسجد نبوی کے قریب ہی جنوب مغربی سمت پر واقع ہے اور سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منسوب ہے۔

مسجد قبلتین:

یہ وہ مسجد ہے جہاں تبدیلئ قبلہ کا حکم دیا گیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز کے دوران بیت المقدس سے خانہ کعبہ کی طرف رُخ پھیر لیا تھا یہ مسجد مدینہ منورہ سے شمال مغرب میں وادیٔ عقیق کے قریب ایک

Marfat.com

ٹیلہ پر ہے۔ اس میں ایک محراب بیت المقدس کی طرف اور دوسرا خانہ کعبہ کی طرف ہے۔

جبلِ اُحد:

اُحد کا پہاڑ اپنی اصلی شکل میں اب تک موجود ہے اور وہ تمام نشانات باقی ہیں جو نبئ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "اُحد مجھ سے محبت رکھتا ہے اور میں اُحد سے محبت رکھتا ہوں"۔ مشہور معرکہ اُحد اسی مقام پر ہوا تھا۔ اس کے قریب شہدائے احد کے مزارات ہیں۔ ان میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا مزار ہے اور ساتھ ہی عبداللہ بن جحش اور مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہما کے مزارات بھی ہیں۔ وہاں سلام پڑھیے۔

خندق اور مساجد خمسہ:

یہ مشہور خندق ہے جو غزوۂ خندق کے وقت کفار کے حملے کے مقابلے میں کھودی گئی تھی۔ اس کے نشانات ابھی تک باقی ہیں۔ اُحد اور خندق کو دیکھ کر دفاعِ مدینہ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دفاعی تدابیر کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ اس جگہ مساجد خمسہ بھی ہیں جو اسلام کے پانچ عظیم جرنیلوں کے نام پر موسوم ہیں۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سیدنا حضرت

Marfat.com

علی رضی اللہ عنہ سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ اور مسجد فتح جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خیمہ تھا پانچوں عظیم جرنیلوں کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں مقرر فرمایا تھا وہ نہایت اہم مورچے تھے وہاں مساجد تعمیر کر دی گئی ہیں۔

مندرجہ بالا زیارات ٹیکسی والے ایک ہی پھیرے میں کرا دیتے ہیں اگر پہلے انہیں بتا دیا جائے اور کرایہ وغیرہ طے کر لیا جائے تو وہ خود اچھی طرح سے تمام مقامات دکھا دیتے ہیں۔

جنت البقیع :

مدینہ پاک کا مشہور قبرستان ہے جہاں ہزاروں صحابہ کرام اور اہل بیت رضی اللہ عنہم مدفون ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر جمعہ کو صبح کی نماز کے بعد وہاں تشریف لے جایا کرتے تھے اور ان کے لئے دعا فرمایا کرتے تھے۔ ایک روایت ہے کہ قیامت کے دن ستر ہزار آدمی اس میں سے اٹھیں گے جن کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے۔

مسجد بنی ظفر :

یہ جنت البقیع کے مشرق میں واقع ہے۔ یہاں قبیلہ بنی ظفر رہتا تھا ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تشریف لائے اور ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے آپ کے فرمان پر آپ کو سورۃ النساء سنائی۔ مسجد کے قریب آپ کے خچر کے سم

Marfat.com

کا نشان ہے اس لئے اسے مسجد بنی ظفر کہتے ہیں۔

مسجد الاجابہ :

یہ مسجد جنت البقیع سے شمالی جانب ہے۔ یہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی تھی جو فوراً قبول ہوئی۔

مسجد ذوالحلیفہ :

یہ مقام مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ آنے والوں کی میقات ہے جو مدینہ پاک سے تقریباً دس میل دور ہے۔ یہاں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرامؓ نے عمرہ کے لئے احرام کی نیت کی اور تلبیہ پڑھا۔

مسجد عریش :

اس مسجد کی زیارت اور اس میں دو رکعت نفل کی ادائیگی کا موقع مل جائے تو زہے قسمت۔ مسجد عریش وہ جگہ ہے جہاں غزوہ بدر کی رات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا میں گزاری اور جب تک حضرت جبریل علیہ السلام فرشتوں کی جماعت کے ساتھ اترتے ہوئے نظر نہ آگئے اس وقت تک سربسجود رہے۔

مقام بدر :

مدینہ منورہ سے تقریباً دو گھنٹے کی مسافت پر مکہ مکرمہ کے راستے پر بدر کا مبارک مقام ہے۔ یہ ایک عظیم الشان تاریخی یادگار ہے۔

Marfat.com

غزوہ بدر میں صحابہ کرامؓ نے ایمان ویقین کی مضبوط بنیادوں پر اسلام کے لئے جان نثاری اور دین کیلئے جانی و مالی قربانی کا جو عملی ثبوت پیش کیا اس کی نظیر کسی مذہب و ملت میں نہیں ملتی - یہ تاریخی میدان موجودہ پختہ سڑک سے تقریباً ایک فرلانگ کے فاصلے پر ہے -

بیت ابو ایوب انصاری (رضی اللہ عنہ)

مدینہ منورہ پہنچنے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مکان میں قیام فرمایا۔

بیت عباس (رضی اللہ عنہ)

آپ کا مکان حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مکان سے ملا ہوا تھا یہ بھی مسجد نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں شامل ہے ۔

بیت عمر فاروق (رضی اللہ عنہ)

آپ کا مکان باب جبرائیل کے سامنے تھا

بیت فاطمہ (رضی اللہ عنہا)

یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان سے ملا ہوا تھا اب روضۂ اقدس کے ساتھ ہی شمالی جانب جالیوں کے اندر ہے ۔

بئرحا :

یہ کنواں باب عثمان سے شمالی رخ پر حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے گنجان

Marfat.com

باغ میں تھا نبئ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اس کنویں کا پانی پیتے اور باغ میں آرام فرماتے تھے۔ قرآن پاک کی آیت کریمہ "لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ" (تم ہرگز نیکی حاصل نہیں کرسکتے جب تک وہ خرچ نہ کرو جو تمہیں محبوب ہو) (آل عمران: ۹۲) نازل ہوئی تو حضرت طلحہؓ نے اپنا محبوب باغ فوراً وقف کر دیا۔

بئر بضاعہ:

مدینہ منورہ کا وہ کنواں ہے جس کے پانی سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کرام غسل فرمایا کرتے اور اپنے کپڑے دھویا کرتے تھے۔

بئر عرس:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد آپ کو اس کنویں کے پانی سے غسل دیا گیا تھا۔

بئر عروہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کنویں کے پانی کو بہت پسند فرمایا کرتے تھے یہ مدینہ پاک میں باب عنبریہ سے نکل کر وادئ عقیق میں ہے۔

بئر روما:

اب یہ کنواں بئر عثمان کے نام سے مشہور ہے یہ ایک یہودی کا تھا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کو خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا۔ اس پر

Marfat.com

نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو جنّتی ہونے کی بشارت دی۔

متفرق

تبرّکات :

مکہ مکرمہ میں زمزم بے حد متبرک اور افضل ہے۔ حدیث شریف میں اس کی بہت فضیلت بیان فرمائی گئی ہے۔ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم جب مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ تشریف لے جاتے تو اپنے دوستوں کیلئے یہ انمول سوغات لے کر جاتے۔ آپ بھی آب زمزم جتنا زیادہ پی سکیں پیئں، دل کی کدورتیں دور ہوں گی اور ہر مرض سے شفا حاصل گی۔

مدینہ منورہ کی کھجور سب سے بہتر اور عمدہ کھجور ہے۔ ان میں سے " عجوہ " نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ پسند تھی۔ مدینہ منورہ میں کھجوروں کی منڈی ہے جہاں سے بہت سستے داموں کھجور مل جاتی ہے۔ اگر گروپ کی شکل میں جائیں تو دوکاندار تھوک کے حساب سے دیتا ہے ورنہ پرچون میں مہنگی پڑتی ہیں۔ بہتر یہی ہے کہ مدینہ منورہ سے کھجوریں خرید لی جائیں۔

مدینہ منورہ میں قیام کے دوران کھجور، انگور، کیلا اور سیب خوب کھانے کا مشورہ ہے اشیائے ضرورت مدینہ منورہ میں نسبتاً اچھی اور سستی ملتی ہیں۔ مدینہ منورہ میں قیام کے دوران ایک کمبل ضرور پاس رکھیں۔ اگر خریدنا ہو تو مدینہ ہی سے

Marfat.com

خرید لیا جائے۔

خانہ کعبہ اور مسجد نبوی میں زیادہ سے زیادہ وقت صرف کیا جائے۔ یہ اس صورت میں ممکن ہوگا کہ خوراک میں کمی کی جائے۔

ضروری احتیاط :

چونکہ حج اور زیارت کا یہ سفر بہت مقدس اور بابرکت ہے اس لئے کسی وقت بھی منہ سے ایسی بات نہ نکلے جس سے ساری عبادت کا ثواب جاتا رہے۔ بڑے صبر و تحمل، سکون اور وقار سے ہر فرض کی تکمیل کیجئے، اور دعائیں مانگیے نہ معلوم اس کے بعد دوبارہ حاضری نصیب ہو یا نہ ہو۔

ہماری دُعا ہے کہ اللہ کریم آپ کے حج و عمرہ اور زیارات کو قبول فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

Marfat.com

صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی
ذخیرہ

PCPPI-695(83) Religious–19-4-83–57,000.

Marfat.com

میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی
ذخیرہ

PCPPI-695(83) Religious–19-4-83–57,000.

Marfat.com